5555 ـ ظاہر كا خاص اہتمام كرنا

سوال

بعض لوگ اپنے ظاہر اور لباس وغيرہ كا بہت زيادہ اہتمام كرتے ہيں، اور اس پر بہت زيادہ رقم بھى خرچ كى جاتى ہے، كيا يہ كام شريعت كے موافق ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ظاہر كے ساتھ يعنى لباس وغيرہ ميں مبالغہ سےاہتمام كرنا افراط ميں شامل ہوتا ہےجو قابل مذمت ہے، دين اسلام ايك عادلانہ اور متوسط دين ہے، نہ تو اس ميں افراط ہے اور نہ ہى تفريط، اور نہ ہى غلو و جفا پايا جاتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے بنى آدم تم مسجد كى حاضرى كے وقت اپنا لباس پہن ليا كرو، اور خوب كھاؤ پيو، اور اسراف مت كرو، بلا شك اللہ تعالى اسراف كرنے والوں كو پسند نہيں كرتا الاعراف (31).

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالى نے اس آيت ميں ہميں حكم ديا ہے كہ مسجد آتے وقت ہم اپنى زينت يعنى لباس پہن ليا كريں، اور ہمارے ليے اللہ تعالى نے كھانا پينا مباح كيا ہے، پھر ہميں اسراف اور فضول خرچى سے ڈرايا ہے، اور مبالغہ كرنے سے اجتناب كرنے كا حكم ديا ہے، اور اللہ نےہميں يہ بتايا كہ وہ اسراف اور فضول خرچى كرنے والوں كو پسند نہيں فرماتا.

اور ايك دوسرى آيت ميں ارشاد بارى تعالى ہے:

اور تم اسراف اور بيجا خرچ سے اجتناب كرو، يقينا بيجا خرچ اور اسراف كرنے والے شيطان كے بھائى ہيں، اور شيطان اپنے پروردگار كا بڑا ہى ناشكرا ہے الاسراء (26 ـ 27).

تو اسراف اور فضول خرچ شيطان كا ساتھى، اور اخلاق ميں شيطان جيسا ہے، كيونكہ وہ مال ضائع كرتا ہے، اور اسے وہاں صرف كرتا ہے جہاں كوئى فائدہ نہيں، اوراس كا ضابطہ يہ ہے جيسا كہ علماء كرام نے بيان كيا ہے:

وہ مال نہ تو كسى دينى فائدہ ميں خرچ كيا جائے، اور نہ ہى كسى دنياوى فائدہ كے ليے تو يہ اسراف ہو گا.

لیکن مسلمان شخص کا وصف وہی ہے جو اللہ تعالی نے درج ذیل آیت میں بیان فرمایا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور وہ لوگ جو خرچ کرتے وقت نہ تو اسراف اور فضول خرچی کرتے ہیں، اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں، بلکہ وہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقہ پر خرچ کرتے ہیں الفرقان (67).

تو مسلمان شخص خرچ کرنے میں اسراف و فضول خرچی اور بخل سے کام نہیں لیتا، بلکہ وہ ان کے درمیان رہتا ہے.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں: کھاؤ اور پیو اور پہنو تم سے دو خصلتیں خطاء نہیں ہونگی، اسراف اور ریاء.

بہت سارے لوگ کوشش کرتے ہیں کہ ان کا ظاہر اور لباس اور شکل و صورت صاف اور خوبصورت اور اچھی ہو، لیکن وہ اپنے دل کو بیماریوں سے پاك صاف نہیں کرتے جن سے اللہ نے ہمیں اجتناب کرنے اور بچنے کا حکم دیا ہے، مثلا نفاق، جھوٹ، حسد و بغض، اور تکبر و ریاء کاری، اور فخر اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنا، اور ظلم و ستم اور جہالت، اور مومنوں کے ساتھ خیانت کرنا، یا پھر خبیث اور حرام قسم کی شہوت وغیرہ.

حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمیں بتایا ہے کہ تقوی و پرہیزگاری کا لباس اور خوبصورتی ظاہری لباس سے بہتر ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے بنی آدم ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو بھی چھپاتا ہے، اور زینت کا باعث بھی ہے، اور تقوے کا لباس یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے، یہ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ہے تا کہ یہ لوگ یا درکھیں الاعراف (26).

اسے ایك شاعر نے کیا ہی خوب بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

جب آدمی تقوی کا لباس نہ پہنے تو وہ چاہے کپڑے کا لباس پہنے ہوئے ہو پھر بھی ننگا ہے.

اور آدمی کا سب سے بہتر لباس اپنے رب اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، اور اگر آدمی نافرمان ہو تو اس میں کوئی خیر ہے ہی نہیں.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بندوں کو اجمالی طور پر فلاح و کامیابی کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا:

" یقینا اللہ تعالی تمہاری شکلوں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہارے مال دیکھتا ہے، لیکن وہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے "

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

تو دل ہی تقوی کی جگہ اور مرد حضرات کا معدن اور معرف کا خزانہ ہے، اور اعمال اللہ کے ہاں بندوں کے ترازو ہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا ارشاد ہے:

بلاشبہ تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت مند وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے، یقینا اللہ تعالی علیم و خبیر ہے الحجرات (13).

تو تعجب ہے ایسے شخص پر جو مخلوق کی نظر پڑنے والی جگہوں کو تو دھوتا، اور اسے گندگی سے صاف کرتا ہے، اور اسے خوبصورت بناتا ہے تا کہ لوگ اس کے کسی عیب پر اطلاع نہ پا لیں، لیکن وہ اپنے دل کا اہتمام نہیں کرتا جو خالق اور رب العالمین کی نظر کی جگہ ہے کہ اسے پاک کیا جائے، اوراسے خوبصورت بنایا جائے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کی اصلاح فرمائے، اور ہماری زبانوں کو پاک صاف کرے، اور ہمارے اعضاء کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں استعمال کرائے.

واللہ اعلم .